نقد و تبصرہ

عائشہؓ اور خلافت علیؓ ایک غیر ضروری مبحث پر مدلل اور جامع کتاب ہے۔ اس کے مصنف پیام شاہ جہاں پوری ہیں۔ ملک سراج الدین اینڈ سنز، کشمیری بازار لاہور نے اسے شایع کیا ہے۔ ضخامت سوا دو سو صفحے، کتابت، طباعت، کاغذ بہترین۔ جلد اچھی۔ قیمت تین روپے۔

اس طرح کے مباحث پر جو کتابیں لکھی جاتی ہیں ہم دو وجوہ سے ان کے مخالف ہیں۔

ایک تو یہ کہ ان عنوانات پر اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اب کوئی نیا نکتہ مشکل ہی سے پیدا کیا جا سکتا ہے، اور اگر کر بھی لیا جائے تو وہ سند قبول حاصل نہیں کر سکتا اس لیے کہ ان مباحث نے گزشتہ ۱۳ سو سال سے ایک تحقیق طلب موضوع کے بجائے عقیدے کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اور عقیدہ، استدلال، نکتہ آفرینی اور بحث و جدال سے ماورا ہوتا ہے۔ جو فریق جس مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہے وہ صرف انہی دلائل کو قبول کرتا ہے، جو اس کے عقیدے سے ہم آہنگ ہوں۔ اور ان دلائل کو رد کر دیتا ہے جو مختلف ہوں۔ نواب محسن الملک کی "آیات بیّنات" نے کتنے شیعوں کو سنّی کر لیا؟ اور مولانا ناصر حسن لکھنوی کے افکار تحقیقی نے کتنے سنیوں کو شیعہ بنا دیا؟

دوسرے یہ کہ افتراق و پراگندگی کے اس نازک بلکہ مہلک دور میں "ثالث بالخیر" بننے کی کوشش کتنی ہی نیک نیتی، خلوص اور دیانت سے کی جائے، مگر غلط فہمیوں اور بدگمانیوں سے دامن بچانا کسی طرح بھی ممکن نہیں، لہٰذا ضرورت اس کی ہے کہ ان چیزوں کو ابھارا اور پھیلایا جائے جو "مشترک" ہیں۔ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم۔ مشترک پلیٹ فارم اگر

مل جائے تو بہت سی غلط فہمیاں رفتہ رفتہ خود بخود زائل ہو جائیں گی، اور جو باقی رہ جائیں گی وقت کے ساتھ ساتھ ان کی شدت بھی کم ہو جائے گی!

یہی وجہ ہے کہ ہم اس کتاب کی اہمیت اور افادیت کے کچھ زیادہ قائل نہیں ہیں۔

لیکن ہمیں یہ عرض کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ مصنف نے، بڑے خلوص اور دیانت فکر کے ساتھ یہ کتاب لکھی ہے۔ انھوں نے بڑا سلجھا ہوا انداز اختیار کیا ہے۔ اپنے افکار کو دلائل سے مبرہن کرنے کی کوشش کی ہے۔ مطالعہ و تحقیق میں اپنی طرف سے انھوں نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔ کتاب کا ایک ایک صفحہ اس حقیقت کا شاہد ہے کہ لکھنے والے نے بڑی عرق ریزی اور جذبۂ خلوص کے ساتھ یہ کتاب لکھی ہے، اور اعتدال کا دامن کہیں بھی حتی الامکان ہاتھ سے نہیں چھوڑا ہے۔ کتاب کا اگر امعان نظر سے مطالعہ کیا جائے تو اس کا اعتراف کیے بغیر چارہ نہیں کہ مصنف نے کم از کم شعوری طور پر کہیں بھی، کسی مکتب فکر کے جذبات و محسوسات کو مجروح کرنے کی کوشش نہیں کی ہے، اور یہ ان کی بہت بڑی کامیابی ہے، جس پر وہ اہل دانش کی طرف سے سزاوار تحسین و ستائش ہیں۔

کوئی کتاب کتنی ہی دیانت فکر کے ساتھ کیوں نہ لکھی گئی ہو اس کے تمام مندرجات، نتائج اور دلائل سے اتفاق کرنا ممکن نہیں، اس کتاب میں بھی چند ایسی چیزیں ہیں جو بحث طلب ہیں۔ بالخصوص بعض راویوں پر جو جرح کی گئی ہے وہ بڑی حد تک قابل غور اور قابل قبول ہونے کے باوجود تشنۂ تحقیق مزید ہے۔ لیکن مجموعی حیثیت سے کتاب بہرحال مفید اور نافع ہے۔ اس کے مطالعہ کی سفارش بے تامل کی جا سکتی ہے۔ عمر ابو النصر کی کتاب سے مصنف نے کافی استفادہ کیا ہے۔

ہم نفسانِ رفتہ یہ رشید احمد صدیقی کے مضامین کا مجموعہ ہے جو انھوں نے بعض مرحوم شخصیتوں پر تحریر فرمائے ہیں۔

اس کتاب میں شفیق الرحمٰن قدوائی، مولانا سید سلیمان ندوی، افضل العلماء ڈاکٹر عبد الحق، نواب اسماعیل خاں، مولانا ابو الکلام آزاد، پروفیسر احمد شاہ بخاری پطرس، کندن، بابائے اردو